ابراہام خلیل اللہ سورۃ 125:4 النساء

خلیل (قریبی دوست) اللہ

عزیز قارئین! یہ عنوان آپ کے دل کو بڑا پُر جوش کر دے گا۔ ذرا غور کریں کہ خلیل اللہ کہلانا کیا بات ہے؟ کیا آپ اس سے زیادہ کسی چیز کی اہمیت دیکھ سکتے ہیں؟ کوئی بھی آپ کی روح کو اس سے زیادہ سکون نہیں دے سکتی کہ آپ خلیل اللہ کہلائیں! یہ بہت اعلیٰ عزت ہے اور اِس کے ساتھ حلیم بننا ہے ذرا سوچوں کہ اِس کائنات کا خالق، سارے سیاروں کو اُن کے محور پر چلانے والا ،اِن گنِت ستاروں کو اُن کے دائرے میں قائم کرنے والا۔ پھر بھی وہ ہماری دوستی چاہتا ہے! مہربانی سے قرآن پاک کی مندرج آیت پڑھیں، "مذہب میں اُس سے کون بہتر ہو سکتا ہے جو اپنے آپ کو مکمل طور پر اللہ کی مرضی پر چلاتا ہے، بھلائی کرتا ہے۔ اور ابراہم کے راستہ پر چلتا ہے جو ایمان میں سچا ہے؟ کیونکہ اللہ نے ابراہام کو دوست بنایا" سورۃ 125:4 النساء

بائبل مقدس میں توریت میں اسی طرح کے جذبات کا اظہار کیا گیا ہے، یاد رکھیں کہ حضرت موسیٰؑ کو توریت دی، جس میں رہنمائی اور روشنی پائی جاتی تھی۔۔۔ اگر کوئی اُس کے مطابق چلنے میں نا کام ہوتا ہے۔ جو کچھ اللہ نے ظاہر کیا ہے۔ وہ ایمان کے منکر ہیں۔" سورۃ 44:5 المائدہ۔ مہربانی سے توریت جو حضرت موسیٰ کو دی گئی کے الفاظ پر غور فرمائیں۔ "اے ہمارے خدا (اللہ) کیا تُو ہی نے اِس سرزمین کے باشندوں کو اپنی قوم اِسرائیل کے آگے سے نکال کر اِسے اپنے دوست ابراہام کی نسل کو ہمیشہ کے لئے نہیں دیا؟" 2 تواریخ 7:20

اللہ کا ایک قریبی دوست (خلیل) ہو کیا ہی عزت کی بات ہے؟

ہم انجیل مقدس میں سے سیکھ سکتے ہیں کہ کیسے ہم اللہ کے بہتر دوست (خلیل) بن سکتے ہیں۔ قرآن پاک یوں فرماتا ہے، "اور اُن کے نقشے قوم پر ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو بھجا۔ توریت کی تصدیق کے لئے جو اُس سے پہلے بھیجی گئی۔ ہم نے اُس کو انجیل دی، جس میں راہنمائی اور روشنی پائی جاتی ہے۔ اور شریعت کی تصدیق کرتی ہے جو اُس سے پہلے دی گئی۔ جو اللہ سے ڈرتے ہیں اُن کی راہنمائی کے لئے۔" سورۃ 46:5 المائدہ ۔ ہم جب انجیل مقدس کا مطالعہ کرتے ہیں تو یعقوب 23:2 "اور یہ نوشتہ پورا ہوا کہ ابرام خدا (اللہ) پر ایمان لایا۔ اور یہ اُسکے لئے راستبازی گِنا گیا۔ اور وہ خدا کا دوست کہلایا۔"

اللہ کے دوسرے قریبی دوست

حضرت موسیٰ وہ شخص تھا جس نے زندگی میں بڑی مصیبتیں پائی۔ تو بھی وہ اللہ کے ساتھ ایمان دار رہا۔ اور حضرت موسیٰ کو اللہ کو دیکھنے کی برکت ملی۔ لکھا ہے کہ "منہ در منہ (روبرو) خضرت موسیٰ بھی اللہ کے خلیل تھے۔ توریت میں خروج 11:33 "اور جیسے کوئی شخص اپنے دوست سے بات کرتا ہے ویسے ہی خداوند (اللہ) روبرو ہو کر حضرت موسیٰ سے باتیں کرتا تھا۔"

ایک شخص جوخلیل اللہ تھا جودانی ایل تھا۔تین دفعہ دانی ایل کے بارے میں کہا گیا کہ آسمان کا خدا اُسے بہت عزیز رکھتا!

توریت ،دانی ایل 11:10 "اوراُس نے مجھ سے کہا اَے دانی ایل عزیز مرد جو باتیں میں تجھ سے کہتا ہوں سمجھ لے" یہ آیت بھی دیکھیں، دانی ایل 23:9 اور 19:10 پھرحنوک جس کا ذکرتوریت میں پیدائش 24:5 آیت میں ملتا ہے، "اورحنوک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا اور وہ غائب ہوگیا کیونکہ خدا نے اُسے اُٹھالیا۔" حنوک اللہ کی اتنی قریب میں رہا کہ آخر کار خدا نے اُسے بغیر موت کے اُٹھالیا۔

کوئی کیسے اللہ کا دوست بنتا ہے؟

کیا یہ ایک ناممکن کام ہے؟نہیں،نہیں تو کوئی بھی نسلِ انسانی سے خلیل اللہ نہ ہوتا۔اِس لئے ہماری پوری کوشش ہونی چاہئے کہ ہم خلیل اللہ نہیں لیکن کیسے؟ہمیں صرف اُن کی زندگیوں کا مطالعہ کرنا ہے کہ وہ ہم سے پہلے کیسے خلیل اللہ یا عزیز مرد بنے۔

ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ابراہام اپنی روزمرہ زندگی میں اللہ کا تابعدار تھا۔یہ کوئی ابراہام کے لئے لفظی نہیں تھا۔یہ تو اُس کی زندگی کا ایک اہم حصہ تھا۔جوکچھ بھی اللہ نے فرمایا،ابراہام نہ صرف اُس پر ایمان لایا بلکہ عملی طور پر اُس کی اطاعت کی۔یہ ایمان سے بڑھ کر تھا۔یہ عمل میں لایا گیا۔توریت ،پیدائش 12 باب۔جب ابراہام کو بلایا گیا کہ اپنا سامان لو اور ملک کو چھوڑو۔اُس نے اللہ کی آواز کوسنا اورتابعداری کی اور اپنے ملک کو چھوڑ دیا۔وہ اللہ کی مرضی کو بجالایا۔جیسا بھی تھا۔ابراہام نے محتاط طریقے سے اللہ کی بات کوسُنا۔اگر چہ کہ اللہ کچھ کہہ سکتا تھا جو کہ اُس کے ساتھیوں کو بہت عجیب محسوس ہوتا۔تصور کریں!جب تم اپنا ساز وسامان اکٹا کررہا ہوتو آپ کے دوست آپ سے آکر کہتے ہیں،"ابراہام" یہ تم کیا کررہے ہو؟ابراہام نے ہوسکتا ہے کچھ یوں کہا ہو،"میں اپنا خیمہ اکٹا کررہا ہوں" تُم کہاں جارہے ہو"ابراہام" میں نہیں جانتا،اللہ راستہ دیکھائے گا،شاہد ابراہام کے کچھ دوستوں نے اُسے پاگل کہا ہو۔تم کیوں اپنی امت (معاشرہ)،خاندان،دوست اورتحفظ کوچھوڑرہے ہو؟

کچھ بھی ہو،ابراہام نے پورے دل سے اللہ کی فرمانبرداری کی اور عملی طور پر چل نکا۔ایسا ہی ہوا۔خلیل اللہ نے فرمایا ہے کہ ہم نہ صرف اُس کو سُننے کوتیار ہوں بلکہ اُس کو عملی جامہ پہنائیں۔جواللہ نے فرمایا ہے اور جواُس کی مرضی ہے۔

کسی شخص کو خلیل اللہ بننے کے لئے دو چیزیں کرنی ہیں۔پہلی بات کہ مکمل طور پر اپنے آپ کواللہ کودینا اور پھر بغیر سوال کئے اُس کی مرضی پوری کرنا۔یہ بہت ضروری ہے جوکوئی اللہ کواپنا آپ نہیں دیتا وہ خلیل اللہ نہیں ہوسکتا۔اللہ کبھی بھی کسی انسان کی مرضی کے خلاف کام نہیں کرے گا۔سورۃ 256:2 البقرہ "مذہب میں کوئی زبردستی نہ ہو"

اِسلئے اللہ کی اطاعت انسان کے دل سے اپنی مرضی سے بغیر کسی بیرونی دباؤ کے۔یہ بے مشرک اطاعت نہ صرف اللہ کے لئے ہے بلکہ اللہ کی بھیجی ہوئی مقدس کُتب جس میں توریت اورانجیل مقدس،شریعت (دس احکام) انبیاء اکرام اورعیسیٰ المسیح (یسوع المسیح)،اللہ کا کلام۔سورۃ 3:3 العمران "یہ (اللہ) ہی ہے جس نے تمھارے لئے سچی کتاب، جوتم سے پہلے بھیجی گئی ہیں کی تصدیق کرتی ہے۔اوراُس نے (حضرت موسیٰ) کوشریعت،اورانجیل (حضرت عیسیٰ) کو تم سے پہلے دی۔جو بنی نوح انسان کے لئے راہنمائی ہے اور اُس نے (صحیح اورغلط میں امتیاز کے لئے) نمونہ بھیجا"۔

توریت مقدّس میں ہم اللہ کے کلام کی اطاعت کی ایک اور نمونہ پاتے ہیں۔ اُس کا نام ہاجرہ ہے جو لونڈی تھی جو ابراہام کی دوسری بیوی تھی۔ جب ابراہام کے گھریلو حالات اُس کے رہنے کے لئے نا ساز گار ہوگئے، تو وہ ظلم سے جو ابراہام کی پہلی بیوی سارہ اُس سے کرتی تھی بھاگی۔ وہ مصر کی طرف بھاگی۔ ایسا لگتا ہے کہ مصر جو اُس کا گھر تھا بھاگی، اور اللہ کا فرشتہ اُس سے وہاں ملا اور اُس سے فرمایا، توریت، پیدائش 8:16 "اور اُس نے کہا، اے سارؔی کی لونڈی ہاجرہ تو کہاں سے آئی اور کِدھر جاتی ہے؟ اُس نے کہا کہ میں اپنی بی بی سارؔی کے پاس سے بھاگ آئی ہوں۔ خداوند کے فرشتہ نے اُس سے کہا کہ تو اپنی بی بی کے پاس لوٹ جا اور اپنے کو اُسکے قبضہ میں کر دے۔"

اُس نے خوب ایمان داری سے اللہ کے فرشتہ کی اطاعت کی۔ اور واپس چلی گئی اور اپنے آپ کو اُس کے قبضہ کر دیا۔ اِس طرح کا ہمارا رویہ بھی ہونا چاہیے۔

ہمیں اللہ کی آواز کو سُننے کے لئے تیار رہنا چاہیے

ہمیں اللہ کی آواز کو سُننے اور تمام کاموں میں اُس کی ایمان سے اطاعت کرنی چاہیے۔ سوال یہ ہے کیا ہم صادق رہیں گے؟ کیا ہوا گر اُس طریقے سے جس کا ہم تصور نہیں کرتے اللہ کا پیغام ہمیں ملے؟ کیا میں پھر بھی متقین رہونگا؟ یہ راستباز (متقین) ہیں جو ایمانداری سے اللہ کی راہ میں چلتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ اللہ صرف آپ کی بہتری چاہتا ہے اور یہ ہماری ابدی نجات کے لئے ہے۔

دوسری بات: ہم یہ ڈھونڈیں کہ اللہ کہ کی مرضی کیا ہے۔ اللہ کی مرضی کو جاننے کے لئے ہمیں کہاں تلاش کرنا ہے؟ قرآن پاک فرماتا ہے " کہو ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ اُس نے ہمیں بتایا ہے۔ اور جو کچھ ابراہم اسمائیل، اضحاق، یقعوب اور اُن کے قبیلوں کو (کلام مقدّس) میں موسیٰ کو، مسیح کو اور دوسرے نبیوں کو اُن کے خدا سے مدد۔ ہم نے اُن کے درمیان کوئی فرق نہیں رکھا۔ اور اللہ ہی کی مرضی کو ہم سجدہ کرتے ہیں۔" سورۃ 84:3 العمران

ہم اللہ کی مرضی کو بہت واضح طور پر انجیل میں پاتے ہیں جو ہمارے پاس عیسیٰ المسیح کے ذریعے سے پہنچی ہے۔ 1 تھسلنیکیوں 3:4 "چنانچہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ تم پاک بنو یعنی حرامکاری سے بچے رہو۔" پاک بنا خدا کے حضور مقدّس ہے اور یہ دل وجان سے پاک ہونا ہے۔ اللہ کو اپنے دل پر دس احکام لکھنے دینا۔ دیکھیں کتنی واضح طور پر ہمیں پیروی کرنے کی ہدایت ملتی ہے توریت، واعظ 13:12 "رب سب کچھ سنایا گیا۔ حاصل کلام یہ ہے۔ خدا (اللہ) سے ڈر اور اُسکے حکموں کو مان کہ اِنسان کا فرضِ کلّی یہی ہے۔" عیسیٰ المسیح جو اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہے فرمایا ہے۔ یوحنا 14:15 "جو کچھ میں تمکو حکم دیتا ہوں اگر تم اُسے کرو تو میرے دوست ہو۔" اس طرح ہمیں اللہ کی مرضی کو کامل طور پر اطاعت کرنا ہے۔ اُس کے حکموں کو پر عمل کرنا ہے اور عیسیٰ المسیح کے ذریعے بھیجے ہو کلام مقدّس کی تابعداری کرنی ہے اِیسے ہی ہم بھی ابراہام کی مانند اللہ کے دوست بن جاتے ہیں۔ اللہ آپ کو ابدی تسلّی وامن دے۔

R.M. Harnisch

Series no. 15

www.salahallah.com

www.allahshanif.com